یہودی ریاست اور تعلیمات تالمود کا ایک تنقیدی جائزہ

* ڈاکٹر ابرار محی الدین مرزا

اسرائیل کی تل ابیب یونیورسٹی میں کیمسٹری کے ایک پروفیسر اسرائیل شاہق (Isreal Shahak) تھے جنہوں نے کچھ عرصہ اسرائیلی ملٹری میں بھی قومی خدمات سرانجام دیں نسلی طور پر یہودی ہیں اس لئے اسرائیلی سوسائٹی، یہودی کلچر اور اسرائیلی فکر کے بارے میں ان سے زیادہ واقف کون ہوسکتا ہے آپ عربوں کے بارے میں اسرائیلی پالیسیوں کی حمایت نہیں کرتے۔ آپ اپنی کتاب:

"The jewish History, Jewish Religion",

"The Weight of Three Thousand Year" میں آپ نے کھل کر اسرائیلی پالیسیوں پر تنقید کی ہے۔ یہ کتاب چھ (6) ابواب پر مشتمل ہے۔ ابتدائی ابواب میں وہ اسرائیلی حکومت کے ہاتھوں عربوں پر ہونے والے مظالم کی تفصیلات بیان کرتے ہیں۔ کتاب کے پانچویں باب کا عنوان "The Law & Against Non-Jews" ہے۔ جس میں وہ یہودیوں کی نظر میں غیر یہودیوں کی حیثیت اور حقیقت بیان کرتے ہیں اس باب کو پڑھ کر فلسطینیوں پر اسرائیل کے مظالم کی وجوہات سمجھ آجاتی ہیں ان کے مطابق یہودی مذہبی طور پر غیر یہودیوں پر ہمہ قسم کے مظالم کرنے کے لئے آزاد ہیں اس سلسلے میں ہم اس باب سے دو (2) حوالے بیان کرتے ہیں۔

1- شاہق بیان کرتے ہیں کہ اگر یہودی کسی دوسرے یہودی کا قتل کردے تو اسرائیلی قانون کے مطابق یہ تین (3) بڑے گناہوں شرک، زنا اور قتل میں سے ایک ہے اور قانون کے مطابق جرم ہے۔ لیکن جب مقتول غیر یہودی ہو تو پھر اس کا حکم اور ہے۔ براہِ راست کسی غیر یہودی کا قتل جرم نہیں ہے صرف گناہ ہے اور بالواسطہ غیر یہودی کا قتل گناہ بھی نہیں ہے۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور۔

When the victim is a Gentile, The position is quite different. A Jew who murders a Gentile is guilty only of a sin against the law of Heaven, not punishable by a court. To cause indirectly the death of a Gentile is no sin at all (1).

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ یہودی مذہبی روایات کے تحت حالتِ جنگ میں ہر غیر یہودی کا قتل ہونا چاہیے اس سلسلے میں یہودی علماء (ربیوں) کی ایک جماعت نے ایک پمفلٹ بھی لکھا تھا، جو مغربی کنارے کی اسرائیلی فوج میں تقسیم کیا گیا جس میں یہ کہا گیا تھا:

When our forces come a cross civilians during a war or in hot parsuit or in a raid, so long as there is no certainty that those civilians are capable in of hamring our forces then according to Halakh may and even be killed... .... under no circumstances should an Arab be trusted even he makes an impression of being civilized........in war when our forces storm the enemy, they are allowed and even enjoined by the Halakah to kill even good civilian(2).

-2 اس سلسلے میں ایک یہودی سپاہی نے اسرائیل کے ایک ربی سے بذریعہ خط غیر یہودی کے قتل کے بارے میں پوچھا تو ربی (Sbipn) نے اس کا تفصیلی جواب لکھا جس کے چند مندرجات درجہ ذیل ہیں:

(i) اگر کوئی یہودی غیر یہودی کو قتل کرتے تو وہ قاتل تو تصور ہوگا لیکن کوئی عدالت اس پر مقدمہ نہیں چلا سکتی۔

If a Jew murders a Gentile he is regarded as a murderer and except for the fact no court has the right to punish him (3).

(ii) اگر غیر یہودی کنوئیں میں ڈوب رہا ہوتو اس کو مارنا بھی نہیں اور بچانا بھی نہیں۔

A Gentile falls into a well should not be helped out, but neither should they be pushed into the well to be killed (4).

(iii) تالمود کے مشہور حکم:

"The best of Gentiles kill him. The best of snakes dash out it brains"

کی تشریح کرتے ہوئے ربی موصوف (Tosafot) کے حوالہ سے لکھتا ہے:

The best of Gentiles-kill him. Then the answer is that this (saying) is meant for wartime (5).

یہودیوں کے ہاں Gentile کا لفظ غیر یہودیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے وہ غیر یہودی خواہ مشرق وسطیٰ کے عرب ہوں یا افریقہ کے کالے، پاکستان کے مسلمان ہوں یا ہندوستان کے ہندو، برطانیہ کے عیسائی ہوں یا امریکہ کے، یہودیوں کے مذہبی احکام کے مطابق ان تمام کی حیثیت ایک ہی ہے چنانچہ اس مذہبی طرزِ فکر کا نتیجہ یہ ہے کہ:

(i) اسرائیل کی داخلہ پالیسی فلسطینیوں کے بارے میں جس قسم کی ہے اس سے پوری دُنیا باخبر ہے

(ii) اسی طرز فکر کا نتیجہ یہ ہے کہ Gentiles کے بارے میں اس کی پالیسیاں شرمناک ہیں جس کے چند مظاہر میں سے ایک یہ ہے کہ اسرائیل عورتوں کی خرید وفروخت کی عالمی منڈی ہے، غیر فطری جنسی عمل کا بڑا مرکز تل ابیب ہے جہاں لاکھوں لڑکے رجسٹرڈ ہیں اور شراب اسرائیل کی بڑی پیداوار ہے۔ یہ اسرائیل کی داخلہ پالیسی ہے۔

(iii) اس کی خارجہ پالیسی بھی دُنیا کے لئے بڑے گھمبیر مسائل پیدا کر رہی ہے اس نے آج تک سلامتی کونسل کی کسی قرارداد کی پرواہ نہیں کی۔ 1976ء کی جنگ میں عربوں پر اس نے قبضہ کیا وہ علاقے اس نے آج تک خالی نہیں کئے۔

(iv) اس سارے معاملے کا افسوسناک پہلو یہ ہے جس کو پوری دُنیا بشمول امریکہ سمجھنے کے لئے یا ماننے

کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ بھی غیر یہودی ہیں اور غیر یہودیوں کے بارے میں اسرائیل کا طرزِ عمل بنیادی طور پر معاندانہ ہونے کے باوجود عملی طور پر مختلف ہے برطانیہ کے بارے میں یہودیوں کا طرزعمل یہ ہے کہ بینک آف انگلینڈ روتھر خاندان کی ملکیت ہے یہ یہودی خاندان پورے برطانیہ کی اکانومی کا مالک ہے اور برطانیہ کو اسی نے معاشی بحران میں مبتلا کیا ہوا ہے۔

(v) فرانس میں انقلابِ فرانس میں اسی روتھر خاندان کی دولت کام کر رہی تھی۔ انقلاب کی کامیابی کے بعد آج اس خاندان کا بینک فرانس کا سب سے بڑا بینک ہے (6)۔

(vi) امریکہ کا سرکاری بینک جو فیڈرل ریزرو بینک کہلاتا ہے اور جو یہودی خاندانوں کی ملکیت ہے دُنیا کا سب سے بڑا سونے کا ذخیرہ اسی بینک کی ملکیت ہے۔ اس بینک کے سولہ خاندانوں میں روتھر خاندان بھی ہے۔ امریکہ کی معاشی بدحالی اسی بینک کی اجارہ داری کا نتیجہ ہے۔ اس بینک کی امریکہ میں سیاسی ساکھ کا عالم یہ ہے کہ اس بینک کی مخالفت کرنے والے پانچ امریکی صدر اسی بینک کی سازشوں کا شکار ہوئے جن میں اینڈریو جیکسن (Andrew Jeackson, 1837)، ابراہیم لنکن (Abraham Lincon, 1865)، جیمز گارفیلڈ (James Garfield, 1881)، ولیم میکنلی (William Mckinly, 1901) اور جان ایف کینڈی (John F. Kennedy, 1963) شامل ہیں (7)۔

(viii) عالمی سطح پر ملٹی نیشنل کمپنیاں یہودی ملکیت ہیں عالمی میڈیا پر یہودی قبضہ ہے یہ ایک خوفناک حقیقت ہے کہ اسرائیل کے قیام کے بعد سے عالمی امن ختم ہوتا جا رہا ہے غریب ممالک کی بات چھوڑیئے امریکہ اور یورپ جو اسرائیل کے مربی ہیں آج اپنے اسی لے پالک کی پالیسیوں کے نتیجے میں معاشی بدحالی کا شکار ہیں۔ عربوں کو اگر اسرائیلی فوج مار رہی ہے تو امریکہ اور یورپ کو اسرائیلی قوم معاشی طور پر بدحال کر رہی ہے قتل دونوں کا ہو رہا ہے ایک کا جانی قتل ہے دوسرے کا معاشی قتل ہے دونوں یعنی عیسائی دُنیا اور مسلم دُنیا کو لڑا کر بدحال کیا جا رہا ہے اور یوں اس دَور کا یہودی مزے لوٹ رہا ہے۔

اس صورتحال کی وجہ Gentiles کے بارے میں یہود کا منفی رویہ ہے دُنیا نے یہودی ذہن کو پڑھا نہیں یا پھر پڑھنے میں غلطی کی ہے۔قوموں کا ذہن، قوموں کا کلچر اس کی مذہبی روایات کے زیرِسایہ پرورش پاتا ہے اور مذہبی رجحانات کا علم مذہبی لٹریچر ہی سے ہوسکتا ہے۔مسلمانوں کے طرزِعمل کو سمجھنے کے لئے مسلم مذہبی لٹریچر، ہندو طرزِعمل کو سمجھنے کے لئے ہندی لٹریچر، عیسائی طرزِعمل کو سمجھنے کے لئے عیسائی مذہبی کتب اور یہودی طرزِعمل کو جاننے کے لئے یہودی مذہبی لٹریچر کا مطالعہ از بس ضروری ہے جب تک یہودی ذہن کو یہودی مذہب کی روشنی میں نہیں پڑھا جائے گا اس قوم کو سمجھا نہیں جاسکتا۔اس بارے میں ہنٹنگٹن نے بجاطور پر کہا ہے کہ:

(i) مذہب ہی تمدن کی بنیاد بنتے ہیں(8)۔

(ii) مختلف اقوام کے درمیان موجودہ تعلقات کی بنیادیں ماضی میں رکھی جاچکی ہیں(9)۔

آج کے بگڑے ہوئے عالمی حالات ہوں یا ملکوں کا منفی انداز میں بدلتا تمدن، بین الاقوامی سطح پر غریب و امیر ممالک کا بڑھتا ہوا عدم توازن ہو یا جنگوں کی بھرماران سب کے پس پردہ آپ کو ہر جگہ یہودی ذہن کام کرتا دکھائی دے گا۔اس مضمون میں یہود کے مذہبی لٹریچر کا تعارف اور اس کی روشنی میں یہودی طرزِفکر کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ اس قوم اور موجودہ عالمی حالات کی پیچیدگیوں کو سمجھنا آسان ہو جائے۔اس قوم کا مذہبی لٹریچر تین (3) قسم کا ہے۔

(i) الہامی قوانین جو حضرت موسیٰ کو کوہِ طور پر تحریری شکل میں دیئے گئے جسے تورات یا Pentateue کہتے ہیں۔ یہ کتاب ان کے مطابق 613 احکام پر مشتمل ہے۔جس کو حضرت موسیٰ نے 7 زبانوں میں بیان کیا(10)۔

(ii) تالمود (Talmud) یہودی قوانین کی کتاب، الہامی زبانی روایات کا مجموعہ، یہودی سوسائٹی پر سب سے زیادہ اثرات اسی کتاب کے ہیں اس کی تعلیمات اس مضمون کا اصل موضوع ہیں۔

(iii) کبالا (Kabbalah) یہودی فنِ تصوف کی کتب۔

ان تینوں کا مزید تعارف

دُنیا میں اس وقت بائبل کے دو (2) نسخے مروج ہیں۔ پروٹسٹنٹ نسخہ، کیتھولک نسخہ۔ ہر نسخہ دو (2) اجزاء میں منقسم ہے عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم۔ عہد نامہ قدیم یہود کے ہاں مقدس ہے تو عہد نامہ جدید عیسائیوں کے ہاں الہامی مانا جاتا ہے۔ پروٹسٹنٹ نسخہ میں عہد نامہ قدیم (Old Testament) کے 39 اجزاء ہیں اور عہد نامہ جدید کے (New Testament) کے 27 اجزاء ہیں جب کہ کیتھولک نسخہ میں عہد نامہ قدیم (Old Testament) کے اجزاء کی تعداد میں سات (7) اجزاء کا اضافہ ہے اور یوں اس کے کل اجزاء (46) ہیں جب کہ عہد نامہ جدید کے اجزاء میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

عہد نامہ قدیم کے ان 39 یا 46 اجزاء میں سے یہودیوں کے ہاں 24 اجزاء کو الہامی تسلیم کیا جاتا ہے باقی کو وہ مقدس تو مانتے ہیں لیکن ان 24 کی طرح الہامی نہیں یہ چوبیس (24) اجزاء یہود کے ہاں آگے مزید تین (3) حصوں میں تقسیم ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام کتاب انگریزی	اُردو نام	پروٹسٹنٹ بائبل نمبر	کیتھولک بائبل نمبر
Genensis	تکوین/پیدائش	(1)	(1)
Exodons	خروج	(2)	(2)
Leviticus	احبار	(3)	(3)
Numbers	گنتی	(4)	(4)
Deuteronomy	استثناء	(5)	(5)

یہ پانچ اجزاء یہودیوں کے ہاں تورات (Pentateuch) اور اسفار موسیٰ کہلاتے ہیں۔

"The Pentateuch Comprises Five Books" (11).

"The Torah in Sinai" (12). یہ پانچوں اجزاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر تحریری شکل میں دیے گئے تھے۔

"A tradition tells that the torah (i.e Pentateuch) was given originally in separate scroll" (13).

ان پانچ کتب کے بعد پھر سات کتب ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کے انبیاء کی طرف منسوب ہیں جن کو عبرانی زبان میں Naium (Prophets) کہا جاتا ہے یہ درج ذیل ہیں۔

10	6	یوشع (علیہ السلام)	Joshua	-1
7	7	قضایا	Judges	-2
یہ دو ہیں پروٹسنٹ بائبل میں ان کا نمبر 9,10 ہے۔ یہود کے ہاں یہ ایک جز گنا جاتا ہے۔		سموئیل	Samuel	-3
موجودہ بائبل میں یہ بھی جن کا نمبر 11,12 ہے یہود اس کو ایک گنتے ہیں۔		سلاطین	Kings	-4
29	23	یسعیاہ	Issaiah	-5
30	24	پرمیاہ	jeremiah	-6
33	26	حزقی ایل	Ezekiel	-7

مذکورہ بالا بارہ(12) کتب کے علاوہ مزید 12 کتب درج ذیل ہیں:

23	19	مزامیر	Pslams	-1
24	20	امثال	Proverbs	-2
22	18	ایوب	Job	-3
26	22	الانشاشید/غزل الغزلات	Song of Songs	-4
8	8	روت	Ruth	-5
31	25	نوحہ	Lamentations	-6

25	21	واعظ	Ecclesiastes	-7
19	17	استیر	Esther	-8
34	27	دانی ایل	Danial	-9
15	15	عزرا	Ezra	-10
18	16	نحمیاہ	Nehemiah	-11
اس نام کے دو اجزا ہیں نمبر 13,14 یہود ایک گنتے ہیں		تواریخ	Chronicles	-12

مندرجہ بالا بارہ (12) کتب یہودیوں کے ہاں عبرانی ہیں (Katuvim) اور انگریزی میں (Hagiographa) کہلاتی ہیں اول الذکر سات (7) اور مذکورہ بارہ (12) کتابوں کا مجموعہ (Kabbalah) کہلاتا ہے جس کا اُردو معنی روایات ہے۔

"The last two are some time quoted under the disignation of Kabbalah (Tradition)" (14).

Kabbalah کا نام اصل میں یہودیوں میں تصوف کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جس کی مشہور کتب (یہودی تصوف) آٹھ درج ذیل ہیں۔

- ھاکالوت
- پیتز یراہ
- سیفر شاسیڈم
- رازیل ھاملک
- باھر
- زوھر
- پردیس ریمونیم
- ایتس ہائیم

عہد نامہ قدیم کی مذکورہ چوبیس (24) کتابوں کے بارے میں یہودی نقطۂ نظر ہے کہ سب الہامی ہیں۔

"The revelation committed to writing consists of twenty four books"(15).

تالمود کا تعارف

تورات اس وقت تمام یہودی معاشرے اور روایات کے ساتھ بالکل معدوم ہو گئی جب 586ق۔م میں بخت نصر شاہ بابل نے ان پر حملہ کیا اس کے حکم سے تورات کے تمام نسخے جلا دیئے گئے معبد کو زمین بوس کیا گیا اور اسرائیلیوں کو غلام بنا کر ساتھ لے جایا گیا۔ 428ق۔م میں حضرت عزیر علیہ السلام ''یہودی روایات کے مطابق عزرا کاہن'' نے تورات کو دوبارہ لکھا۔

> When the Torah had been forgotten by Israil. Ezra came up from Babylon and reestablished it" (16).

حضرت عزیر علیہ السلام نے تورات کی تعلیمات کا بندوبست بھی کیا۔ آپ کی بیان کردہ تشریحات بعد ازاں "Midrash" کے نام سے مدون ہوئیں(17)، ان تعلیمات کے لئے حضرت عزیر علیہ السلام نے علماء کا ایک گروپ تشکیل دیا جو یہودی تاریخ میں Keneseth Hagedolah، (Great Assembly) کہلایا تورات اور اس کی تشریحات مدرشا (Midrash) کی تعلیم و تدوین کے لئے یہودی تاریخ میں مختلف اوقات میں تین نام یکے بعد دیگرے سامنے آتے ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں کام کیا ان میں سب سے پہلے مشہور فرد ہلال (Hilal) ہیں ان کا زمانہ وفات 30Bce تا 10ce ہے ان کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے خاندان کے لوگ بخت نصر کے قیدی ہو گئے تھے یہ بابل سے آئے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد سے تھے مسلکاً فریسی (Pharisaic) تھے (یہودی معاشرے میں احبار یا ربانی انہی فریسیوں کو کہا جاتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالف اور مدمقابل اسی فرقے کے لوگ تھے) حضرت عزیر کے بعد ہلال نے تعلیمات مدرشا کا کام کیا ان کے بعد دوسرے فرد Akiba 132ء تھے انہوں نے مدرشا کی مکمل تشریحات اپنے شاگردوں کو لکھوائیں۔ عقبہ کے بعد Judah 192ء نے اس کام کو مزید آگے بڑھایا اور عقبہ کے کام کو مکمل کیا چنانچہ یہودی لٹریچر کا کہنا ہے:

> "Akiba started, Judah completed. The former was as stated, the architect and the other was the master builder" (18).

یہ تمام تشریحات بعد ازاں مشنا (Mishnah) کے نام سے جمع کی گئیں مشنا کی جو مزید تشریحات ہوئیں

ان کوگمارا(Gemara) کا نام دیا گیا گویا مدرشا کی شرح مشنا تھی اور مشنا کی شرح گمارا تھی۔ وقت کے ساتھ مدرشا کا نام معدوم ہو گیا اور مشنا اپنی شرح گمارا کے ساتھ مل کر تالمود (Talmud) کہلائی۔

The Mishnas with its commentary the Gemara are together denoted the Talmud (study) (19).

تالمود کی تعلیمات کے بارے میں یہود کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ صرف علماء کے اجتہاد کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ تالمود کی تعلیمات بھی الہامی ہیں اس کی تعلیمات کے الہامی ہونے کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر دو تورات دی گئی تھیں ایک تحریری دوسری زبانی۔ تحریری تورات تو وہی ہے جو آج بائبل کی پہلی کتابوں پر مشتمل ہے جب کہ دوسری زبانی تورات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تالمود انہی پر مشتمل ہے یہ تورات غیر تحریری کیوں دی گئی اس بارے میں مقدمہ تالمود کا بیان یوں ہے:

"The Holy one, blessed be He gave Israil two Torah, the written and the oral. He gave them written torah in which are six hundred and thirteen commandments. He gave them oral torah where by They could be distinguished from the other nation. This was not given in written. So that the Ishmaelith should not fabricate it as they have done the written torah and say that they were Israel" (20).

"خدا نے اسرائیل کو دو تورات عطا کیں ایک تحریری دوسری زبانی۔ تحریری تورات 613 احکام پر مشتمل تھی۔ غیر تحریری تورات اس لئے دی گئی تا کہ اسرائیلی قوم کو دیگر قوموں سے ممتاز قرار دیا جا سکے اور اس بناء پر بھی کہ اسماعیلی اس غیر تحریری تورات کی اس طرح نقل نہ تیار کر سکیں جس طرح انہوں نے تحریری تورات کی تیار کر لی تھی اور پھر اپنے آپ کو اسرائیلی کہنے لگے" تالمود کی تکمیل 200 عیسوی میں ہوئی"۔

"The Talmud were compiled beginning after 200 A.D. as an intensive commentary on Mishnah" (21).

تالمود کی تصنیف کا بنیادی مقصد قوم یہود کی زندگی میں مکمل مذہبی رہنمائی مہیا کرنے کے لئے قوانین کا ایک مجموعہ مرتب کرنا تھا۔

"The basic purpose of Talmud was to provide the Jewish people with a body of teaching, which should be more than a creed, but also a guide of life in every phase" (22).

''تالمود کی تالیف کا مقصد لوگوں کو مکمل تعلیمات کا ایسا خاکہ مہیا کرنا تھا جو صرف عقائد پر ہی مشتمل نہ ہو بلکہ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنمائی مہیا کرنے والا ہو''۔

کتاب ہذا یہودی سوسائٹی کو تورات کی تمام تعلیمات کے ساتھ الٰہی برکات کا سامان بھی بہم پہنچاتی ہے جس طرح مسلمان کتب حدیث سے رہنمائی کے ساتھ برکات بھی حاصل کرتے ہیں۔

"The benedictions, which occur in the Talmud, have become part of the daily liturgy and reflect the true feelings towards the torah" (23).

یہودی زندگی میں تالمود، تورات کی طرح نہایت اہم مذہبی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر فرد پر ایک مذہبی فرض ہے۔

'At five years the age is reached for the study of scripture at ten for the study of Mishnah and at fifteen for the study of Talmud" (24).

''پانچ سال کی عمر میں مقدس لٹریچر کا مطالعہ شروع کرنا چاہیے 10 سال کی عمر میں مشنا کا مطالعہ شروع کیا جائے۔15 سال کی عمر میں تالمود کا مطالعہ''۔

''تالمود کی تدوین دو (2) مختلف شہروں میں ہوئی ایک فلسطین میں دوسرے بابل عراق میں۔اب تک بیان کی گئی تاریخ بابلی تالمود سے متعلق ہے۔فلسطین میں تدوین تالمود کا کام

ربی جوکنان Jochanan ء279 نے کیا تھا یہ فلسطینی تالمود چوتھی صدی عیسوی میں مکمل ہوئی۔ دونوں تالمود کی تدوین کے دوران دونوں شہروں کے ربی باہم رابطہ بھی رکھتے اور ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے استفادہ بھی کرتے (25) یہودیوں میں فلسطینی تالمود کم پسند کی جاتی ہے زیادہ اہمیت بابلی تالمود کو دی کی جاتی ہے۔ فلسطینی تالمود ضخامت کے لحاظ سے بابلی تالمود کا تیسرا حصہ ہے، بابلی تالمود 25 لاکھ الفاظ پر مشتمل ہے جسے یورپ کے متعدد اداروں نے چھاپا ہے جن میں مشہور ادارہ Soncinc Press London ہے جس نے اسے دس (10) ضخیم جلدوں میں چھاپا ہے۔ اس ضخیم تالمود کی پھر ایک تلخیص تیار کی گئی جو Every man's Talmud کے نام سے مشہور ہے جو ربی Abraham Cohen 1957ء سمیت ربیوں کے ایک گروپ کی تالیف ہے یہ کتاب اصل کتاب کا اختصار ہے جو چار سو صفحات پر مشتمل ہے اس مقالہ میں یہی کتاب ہمارے سامنے ہے"۔

تالمود کی تعلیمات

تالمود کی تمام تعلیمات کا جوہر یا اصل الاصول دو (2) چیزیں ہیں۔

اوّل: یہودی تمام کائنات کی مخلوق بشمول تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

دوم: خدا جس قسم کی شفقت و محبت یہود سے رکھتا ہے کسی اور سے نہیں۔

تالمود کی تعلیمات ایسی ہیں جن کو سن یا پڑھ کر قاری کسی پہلو سے بھی یہودیت کے بارے میں اچھی رائے قائم نہیں کر سکتا۔ اس کی کچھ تفصیل پیش خدمت ہے۔

عقیدۂ الوہیت

خدا کے بارے میں یہودی عقائد بہت حد تک اگرچہ مسلمانوں کے عقائد سے ملتے جلتے ہیں تاہم ان میں سے بعض عقیدہ توحید کے قطعی خلاف ہیں مثلاً خدا بعض اوقات نادم بھی ہوتا ہے چنانچہ طوفان نوح کے موقع پر

سیلاب کے ذریعے دُنیا جب تباہ کی گئی تو خدا اس پر سات (7) دن رنجیدہ رہا۔

"God mourned for seven days over the fate of his universe before bringing the flood" (26).

اسی طرح خدا جب اپنے انصاف کے اصولوں کے تحت کسی گنہگار کو سزا دیتا ہے تو اس پر اسے افسوس ہوتا ہے۔ "He does so with regret and pain" (27).

انسان کی پیدائش میں صرف خدا کا ہی نہیں بلکہ عورت (بیوی) اور مرد (خاوند) کا بھی حصہ ہوتا ہے مگر کتنا؟ اس کی تفصیل تالمود کی زبانی یوں ہے:

"There are three partners in the production of the human being. The Holy one, blessed be he, The father and mother. The Father provides the white matter from which are formed the bones, sinews, nails, brain and the white part of the eye. The mother provides the red matter from which are formed the skin, flesh, Hair and pupil of the eye; and the Holy one, blessed be He infuses into him breath, soul, features, vision, hearing, speech, power of motion, understanding and intelligence. It means that the parents create only the physical part of the human beings. But all the faculties and that which constitutes personality are an endowment from the heavenly father" (28).

اس عبارت کا واضح مفہوم یہ ہے کہ یہود کے ہاں انسان کی پیدائش میں خدا کا حصہ [redacted] ہے۔

خدا کا نام لینا یہود کے ہاں بہت بڑا جرم ہے اگرچہ اس کی وجہ احترام خداوندی ہے۔ ذاتِ باری کا احترام مسلمانوں میں بھی ہے اور مسلمانوں پر اللہ کا کرم یہ ہے کہ احترام خداوندی کے ساتھ ساتھ وہ اسم ذات کی برکات

سے بھی پوری طرح مستفید ہوتے ہیں اوراس استفادہ کا حکم خود جناب باری تعالیٰ کے حکم سے ہے جس کے الفاظ یوں ہیں: ﴿واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا﴾ (القرآن 8,73)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿قد افلح من تزکی. وذکر اسم ربہ فصلی﴾ (القرآن 87/15...16)

اس کے برعکس تالمود کے مطابق اللہ کا نام لینے پر موت کی سزا ہے۔

"Whoever explicitly pronounces the name is guilty of a capital offence" (29).

تعلیماتِ تالمود میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو مشاہدات عقلیہ کے قطعی طور پر خلاف ہیں اور جن کو پڑھ کر ڈریپر کی ''معرکہ مذہب وسائنس'' نامی کتاب کی تمام تر حقانیت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے تالمود کا کہنا ہے کہ دن اور رات کا وجود سورج اور چاند کی پیدائش سے پہلے بھی موجود تھا۔ اللہ نے سورج چاند کی حرکات کو دن اور رات کی مقدار کے مطابق متعین کر دیا تالمود کے الفاظ اس بارے میں یوں ہیں:

'The bible tells that day and night existed before the sun and moon were made, The conclusion is that time was created separately. God detirmined the duration of the day and night and then arranged for the appearance of the sun and moon to conform there with" (30).

یہودیوں کے عقیدۂ توحید میں خدا ایک ہے واحد لاشریک ہے، علم وخبیر ہے۔ کامل قدرت والا ہے مادی جسم سے مبرا ہے لیکن بایں ہمہ مذکورہ عقائد کسی طرح بھی عقیدۂ توحید سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔

فرشتوں کے بارے میں یہودی عقائد

فرشتوں کا وجود یہود کے ہاں عقیدۂ توحید کے لوازمات میں سے ہے بالکل اسی طرح جس طرح مسلمانوں کے ہاں لیکن فرشتوں کے بارے میں بھی بعض عقیدے ایسے ہیں جو کسی طرح بھی تسلیم نہیں کئے جا سکتے مثلاً

فرشتوں کی پیدائش کے بارے میں دو(2) نقطہ نظر ہیں:

''ان میں سے پہلا نقطہ نظر یوں ہے کہ خدا نے جنت کو اپنے الفاظ (کلام) سے پیدا کیا اور اس کے مکینوں کو اپنے سانس سے اسی طرح فرشتوں کی پیدائش بھی اسی طرح ہوئی جس طرح جنت کی پیدائش ہوئی یعنی خدا کے کلام سے۔

جب کہ دوسرے نقطہ نظر کے مطابق فرشتوں کی پیدائش 1/2 پانی اور 1/2 آگ یعنی آدھا حصہ پانی اور آدھا حصہ آگ سے ہوئی ہے''(31)۔

فرشتے خدا کی نافرمانی بھی کرتے ہیں جس پر ان کو خدا کی طرف سے سزا بھی ملتی ہے اور ایسے نافرمانوں کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

"God may destroy numbers of them when they withstand his will"(32).

چار (4) فرشتے نمایاں ہیں جن میں میکائیل اور جبرائیل نمایاں ترین ہیں تاہم میکائیل جبرئیل سے سینئر ہے۔

"Michal is even superior to Gabrial in rank"(33).

میکائیل اسرائیلی قوم کا محافظ ہے:

'Each nation has its guardian angel, Michael being the Guardian angel of Israel"(34).

اللہ تعالیٰ کی ایک مجلس شوریٰ ہے جو فرشتوں پر مشتمل ہے اس سے مشورہ کیے بغیر اللہ کوئی کام نہیں کرتا۔

"They form a celestial courts and God does nothing in this World without consulting them" (35).

فرشتوں کی اس کونسل میں بعض چالاک اور مکار فرشتے بھی ہوتے ہیں:

"On there are wicked angels among that body"(36).

اچھے فرشتوں کو اچھے انسانوں کے ساتھ اور برے فرشتوں کو برے انسانوں کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔

"Good angels accompany the righteous and evil angels the wicked"(37).

عقیدۂ نبوت اور تالمود

نبوت کا تصور بھی یہودی مذہب کا بنیادی حصہ ہے اور نبوت کے فرائض بھی وہی ہیں جو مسلمانوں کے دین اسلام میں ہیں اس بارے میں تالمود کہتی ہے:

'For a body of religious and ethical doctrine like that contained in the Talmud, which is rooted in the Hebrew scriptures, the reality of prophecy must be axiomatic".

''ایک مذہبی اور اخلاقی ضابطوں کا مجموعہ جیسا کہ تالمود میں ہے جس کی بنیاد ایک عبرانی الہامی نسخے پر ہو کے لئے نبوت ایک یقینی ضرورت تھی''۔

مسلم عقیدۂ نبوت کی طرح یہودی عقیدہ نبوت کے مطابق نبوت ایک وہبی چیز ہے یہ منصب ایسے افراد/فرد کو عطا کیا جاتا تھا جو جسمانی، ذہنی اور اخلاقی صلاحیتوں کے لحاظ سے اعلیٰ پیمانے کا انسان ہوتا ہے۔ یہودی عقیدہ کے مطابق یہ منصب صرف بنو اسرائیل کے لئے مخصوص تھا جب کہ بعض پیغمبر دوسری قوموں سے بھی ہوئے لیکن تالمود کے مطابق دوسری قوموں کے نبی بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر نہ تھے اس فرق کو سمجھانے کے لئے تالمود ایک مثال بیان کرتی ہے اور وہ یوں کہ ایک بادشاہ کی ایک بیوی ہو اور ایک داشتہ۔ داشتہ اور بیوی کے بارے میں بادشاہ جو فرق پیش نظر رکھتا ہے وہی اسرائیلی اور غیر اسرائیلی پیغمبر میں ہے۔

"Parable of a king who had a wife and a concubine, the former he visits openly, the latter in secret. Similarly the Holy one, blessed be he communicated with gentile prophets only in half speech but with the prophet of Israel He communicated in full speech, in language of live. In language of holiness, in the language where with the ministering angels praise him"(39).

اسرائیلی اور غیر اسرائیلی پیغمبروں کے درمیان ذمہ داریوں کے لحاظ سے کیا فرق تھا اس کو تالمود نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"The Israelite prophets warned their hearers against Transgression.....but the prophets who arise from the people initiated licentiousness to destroy their fellow-men from the World"(40).

''اسرائیل کے پیغمبر اپنے سامعین کو گناہوں سے متنبہ کرتے تھے جب کہ دوسری قوموں کے نبی لوگوں کو فحاشی کی ترغیب دیتے تا کہ ان کو دُنیا سے ختم کر دیا جائے''۔

جو قوم نسلی برتری کی اس حد تک شکار ہو کہ دوسری اقوام کے پیغمبروں کے برائی کی پیغامبر ثابت کرتی ہو وہ دوسری اقوام کے بارے میں کبھی بھی مثبت سوچ نہیں رکھ سکتی ہے۔

تالمود کے مطابق عورت بھی نبی ہو سکتی ہے چنانچہ اس کے مطابق یہودیوں میں 48 رسول ہوئے ہیں جن میں سات (7) خواتین نبی بھی ہیں ان سات (7) خواتین کے نام درج ذیل ہیں:

-1	حضرت سارہ	حضرت ابراہیم کی زوجہ محترمہ اور حضرت اسحٰق کی والدہ
-2	حضرت مریم	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ
-3	Hannah حنا	سموئیل نبی کی والدہ
-4	Abigail آباجیل	حضرت داؤد علیہ السلام کی بہن عماس نبی کی والدہ
-5	Haldah ہالدہ	قانون کی کتاب Law of Book کی مدونہ
-6	Esther استھر	ایران کے بادشاہ ہاموس کی بیوی جس نے بادشاہ کو یہودیوں کے قتل عام سے منع کیا یہ وہ سات (7) خواتین ہیں جو تالمود کے مطابق نبی تھیں

-7	بنو اسحٰق سے منصب نبوت آل اسمٰعیل کو منتقل ہوا جن میں آنجناب ﷺ مبعوث ہوئے تالمود کے مطابق یہ منصب بنی اسرائیل سے اس بناء پر چھینا گیا کہ وہ اپنے معبد کی حفاظت نہ کر سکے تھے۔ اس بناء پر نبوت بے وقوف اقوام کے دے دی گئی۔

"From the day the temple was destroyed prophecy was taken away from the prophets and given to fools and childrens"(41).

تالمود ختم نبوت کی تصور بھی بیان کرتی ہے تاہم اس کے مطابق تورات کے بعد کسی دوسری کتاب یا نبی کی آمد نہیں ہوسکتی تورات کو ہمیشہ تک باقی رکھا جائے گا لیکن باقی ماندہ کتب کو نہیں۔ اس کتاب (تورات) کی موجودگی کی بناء پر نبوت کی ضرورت نہیں چونکہ نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہے گی اس لئے نبوت کا سلسلہ ختم کردیا جائے گا

'The time will come when the prophets and Hagiographa will be abolished but not the Pentateuch. When everybody is obedient to the commandments there will be no further need for the prophetic exhortations"(42).

آخرت میں اسرائیلوں کے درجات بہت بلند ہوں گے ہر اسرائیلی نبی کی حیثیت کا مالک ہوگا۔

"In this World only individuals are endowed with prophecy but in the world to come all israel will be prophets"(43).

اسرائیل اور دوسری اقوام (Israel & the Nations) تالمود کے دوسرے باب کی ایک فصل کا عنوان ہے۔ جس میں یہودی قوم کو دُنیا کی اعلیٰ اور برتر قوم قرار دیا گیا خدا اس قوم کو بہت چاہتا ہے۔ کائنات اس قوم کی خاطر پیدا کی گئی ہے۔ نبوت اس قوم کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے آخرت میں جنت اس قوم کے لئے خاص ہے تمام تر جرائم کے باوجود یہ قوم جہنم میں نہیں جائے گی لیکن دیگر اقوام کے بارے میں تالمود یہود کو کیا سبق دیتی ہے یہاں اس بارے میں اس کے چند بیانات پیش خدمت ہیں ملاحظہ ہوں:

''تالمود کے مطابق دُنیا میں 70 قومیں پیدا کر کے اللہ نے ان سب کو دو (2) طبقات میں تقسیم کیا ہے یہ تقسیم اسرائیل اور غیر اسرائیل کی بنیاد پر ہے اور ان میں بنی اسرائیل خدا کے پسندیدہ ہیں''۔

"It was cardinal dogma the Israel was the chosen people"(44).

تالمود کے بیان کے مطابق خدا اگرچہ سب کا خدا ہے لیکن وہ اسرائیل کا خصوصی خدا ہے۔

"He (God) said to Israel, I am God over all who came into the World but I have only associated my name with you. I am not called the God of idolaters but the God of Israel"(45).

"تالمود کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ بنی اسرائیل کو حاصل اس بزرگی اور برتری کی بنا پر اس دُنیا میں بنی اسرائیل کی مدد کرنا گویا کہ اللہ کی مدد کرنا ہے اور اسرائیل کی مخالفت کرنا اللہ کی مخالفت کرنے کے برابر ہے۔ دُنیا میں اسرائیل کے ساتھ جیسا رویہ رکھا جاتا ہے آسمان سے اسی کے مطابق ردِعمل ہوتا ہے"۔

"So close is the relationship between them that the treatment accorded to Israel on earth is reflected upon God in heaven. Whoever rises up Israel is a though he roses against the Holy one, Whoever help Israelis as though he helped the Holy one. Who ever hates Israel is like one who hates him"(46).

تالمود یہود کو یہ باور کراتی ہے کہ زمین و آسمان تمہاری وجہ سے پیدا کیے گئے ہیں تم نہ ہوتو کائنات کا کوئی وجود نہیں

"Heaven and earth were only created through the merit of Israel. As the world could not exist without the wind, so it is impossible for the world to exist without Israel"(47).

یہود (اسرائیل) کیونکر پسندیدہ لوگ ہیں یہ اعزاز اس بناء پر ملا ہے کہ اس نے توراۃ کو اللہ سے ایک معاہدے کے تحت قبول کیا جب کہ باقی اقوام نے تورات کو لینے سے انکار کر دیا تھا۔

"Because all the peoples repudiated the Torah and refuses to receive it but Israel agreed and chose the Holy one blessed be He and his torah"(48).

اسرائیل پر اللہ نے تین (3) احسانات ایسے کیئے ہیں جو اور کسی قوم پر نہیں کیئے گئے وہ احسانات کون سے ہیں تالمود کہتی ہے:

> 'There precious gifts did he Holy one blessed he, bestow upon Israel. They are Torah, the land of Israel and the World to come" (49).

مذکورہ بیان سے بخوبی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہودی ارض فلسطین کو اپنے لئے اللہ کا خصوصی انعام سمجھتے ہیں اللہ کی طرف سے اس خصوصی انعام کو کیونکر بھول سکتے تھے اور حال و مستقبل میں اسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ اس سے قیام اسرائیل کا پس منظر بخوبی سمجھ آ جاتا ہے۔ اس یہودی ریاست کا قیام تالمود یہودی قوم کی ذمہ داری خیال کرتی ہے۔ جس کی تائید تالمود کے ایک دوسرے بیان سے بھی ہوتی ہے جس کے مطابق یہودیوں کو یروشلم کے علاوہ کسی اور مقام/شہر میں اکٹھا نہیں ہونا چاہیے چنانچہ ماضی میں یہود پر آنے والے عذابوں اور یروشلم کی تباہی کے بارے میں یہودیوں نے خدا سے پوچھا کہ جب یروشلم ہماری خاطر بنایا گیا تھا تو پھر اس کو تباہ کیوں کیا گیا جس پر خدا نے جواب دیا کہ تمہاری بدکرداریوں کی وجہ سے ایسا کیا تاہم اس کو دوبارہ بناؤں گا اور پھر کبھی اس کو تباہ نہ کروں گا(50) تالمود کے مذکورہ دونوں بیانات سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ قیام اسرائیل کو یہودی اللہ کی طرف سے اس وعدے کا ایفاء خیال کرتے ہیں۔

بنی نوع انسان کے لئے تالمود کی تعلیمات کا ایک منفی پہلو یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ہر ہر بیان اور ہر ہر بات میں یہودیوں کے اندر نسلی تعصب کو کوٹ کوٹ کر پیدا کرتی ہے اور اسے مضبوط کرتی ہے اور دوسری اقوام کے بارے میں منفی جذبات پیدا کرتی ہے چنانچہ ایک مقام پر وہ یہودیوں کے باہمی معاشرتی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے تمثیل کے طور پر بیان کرتی ہے کہ اگر کسی جگہ یہودی لوگوں کا مجمع ہو اور کوئی غیر یہودی ان پر بندوق تان لے اور کسی ایک مخصوص فرد کو قتل کرنا چاہتا ہو تو اس اکیلے کو قتل نہ ہونے دینا چاہیے بلکہ سب کو قتل ہو جانا چاہیے (51) اس طرح ایک دوسری جگہ غیر یہودیوں کے بارے میں لکھا ہے:

> "Gentiles are addicted to licentiouness"(52).

اس سے بھی آگے بڑھ کر تالمود غیر یہودیوں کے قتل کو سانپ کے مارنے سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتی ہے:

"Kill the best of the Gentile! Crush the head of the best of snakes"(53).

تالمود کی معاشرتی تعلیمات

کسی بھی معاشرے کی بقاء عدل و انصاف کے قیام سے وابستہ ہے عدالتی نظام اگر فوری اور سستا انصاف فراہم کرتا رہے تو معاشرے کبھی زوال پذیر نہیں ہوتے۔ جنگ عظیم میں ہٹلر نے جب برطانیہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی بات کی تو اس وقت چرچل وزیراعظم برطانیہ نے کہا تھا کہ:

برطانیہ کو دُنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی اس لئے کہ اس کی عدالتوں میں انصاف بکتا نہیں ہے بلکہ مہیا کیا جاتا ہے"۔

دُنیا کے تمام مجموعہ قوانین عدل و انصاف کی اہمیت کو تسلیم کرتے اور اس کی فراہمی کی ضمانت مہیا کرتے ہیں جو ضابطہ قانون عدل و انصاف کی فراہمی کی بات نہ کرے اس کو نامکمل سمجھا جاتا ہے اور اس کو پذیرائی نہیں ملتی ہے۔ لیکن تالمود کے قوانین انصاف اس کے بالکل برعکس ہیں وہ کہتی ہے کہ انصاف سے دُنیا قائم نہیں رہتی ہے اس سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے کہا تھا:

"If you desire the World to continue there can not be strict justice of you. Insist on strict justice the World cannot endure'(54)'.

اس کے برعکس تالمود عدل کے اس اصول کو تسلیم کرتی ہے جو صرف اور صرف یہودی قوم کے حقوق کے لئے کام کرتا ہو' اس کا نظام عدل غیر یہودیوں کے لئے نہیں ہے چنانچہ تالمود ججوں اور قاضیوں کے لئے فراہمی عدل کا ایک رہنما ضابطہ یوں بیان کرتی ہے:

When an Israelite and a Gentile are the party to a suit. If it is possible to give the former the judgments according to the Jewish code of law, do so and tell him. That such is our law. If he can be given judgment according to the Gentile code of law

do so and tell the non-Jew that such is his law. If neither code is of avail use a subterfuge"(55).

''اگر یہودی اور غیر یہودی کے درمیان کوئی معاملہ آئے تو اس کا فیصلہ یہودی کے حق میں یہودی قانون کے مطابق کرو اور غیر یہودی کو بتا دو کہ ہمارا قانون یہ کہتا ہے اور اگر غیر یہودی کا قانون یہودی کو مدد کرتا ہو تو پھر غیر یہودی قانون کے مطابق فیصلہ کرو اور اُسے بتا دو کہ تمہارا قانون یہ کہتا ہے اگر کسی کا قانون یہودی کو مدد فراہم نہ کرتا ہو تو مقدمہ کو حیلوں بہانوں سے ٹال دو''۔

تالمود میں درج یہ تصورِ عدل بالکل انوکھے اور منفرد قسم کا ہے۔ اس تصور کو تصوّرِ عدل قرار دینا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔

دُنیا کے کسی بھی ملک اور علاقے کے معاشرتی اداروں میں سب سے اہم ادارہ خاندان ہے یہی ادارہ معاشرے کو افراد کو مہیّا کرتا ہے اس ادارہ کا ماحول جتنا اچھا ہوگا معاشرے کو اتنے ہی اچھے افراد ملیں گے اور اگر اس ادارے کا ماحول اطمینان بخش نہ ہو پھر اس ادارے سے اچھے افراد میسر ہونا مشکل ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی ضابطہ اخلاق خاندانی نظام کی اصلاح سے صرف نظر نہیں کرتا اس معاشرتی اکائی میں سب سے زیادہ اہمیت خاتون خانہ کی ہوتی ہے اس لئے سب سے زیادہ اس کے حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے خاتون خانہ کا احترام بیوی کی حیثیت سے، ماں کی حیثیت سے، بیٹی اور بہن کی حیثیت سے جتنا اچھا ہوگا خاندانی ماحول اتنا ہی اچھا اور مثالی ہوگا۔ یہ ایک ایسی بدیہی چیز ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ اس سلسلے میں تالمود کی تعلیمات یہ ہیں کہ شادی، گھر کی بنیاد اور زندگی کا لازمہ ہے۔ "To marry and rear a family was a religious deman"(56)

شادی کے بغیر زندگی بے برکت ہوتی ہے۔

The unmarried person lives without joys without blessing and without good. An unmarried man is not a man in the full sense.... A man's home is his wife"(57).

لیکن اس کے ساتھ ساتھ عورت ہونا تالمود کی معاشرتی تعلیمات کے مطابق ایک جرم ہے جس کے حقوق کی

بات پوری تالمود میں کہیں بھی نہیں ہے اس کو مرد سے کم تر بتایا گیا ہے چنانچہ تالمود کہتی ہے کہ ایک مرد کو تین باتوں پر خدا کا شکر گذار رہنا چاہیے وہ تین باتیں یہ ہیں:

"He has made me an Israelites, that he has not made me a Woman that He has not made me a boor"(58).

اس مذکورہ عبارت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تالمود کی تعلیمات کے مطابق عورت کی معاشرتی مساوات کی بنیاد پر ہے ہی نہیں ایک دوسرے بیان میں اس کا معاشرتی مقام اس قدر فروتر ہے کہ پیدل چلتے ہوئے مرد کو حکم یہ ہے کہ اس کو عورت کے پیچھے بالکل نہیں چلنا چاہیے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ خانگی زندگی میں عورت کے معاشی حقوق اس حد تک نظر انداز کئے گئے ہیں کہ مرد کو اس بات کی بھی اجازت نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو صرف دیکھنے کے لئے بھی اپنی کمائی ہوئی رقم دے اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ مرد چاہے کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو آخرت میں جہنم میں جائے گا۔

"A man should never walk behind a woman along the road.........whoever crosses a stream behind a woman will have no portion in the World to come........ He who pay money to woman, counting it from his hand into hers for the sake of gazing at her, even he posses torah and good deeds like Moses our teachers, he will not escape the punishment of Gehinnom"(59).

عورت کی ذہنی صلاحیتوں کے بارے میں تالمود کے اقوال میں ایک یہ بھی ہے کہ عورت کم تر ذہنی صلاحیتوں کی مالک ہے۔

"Women are light minded, It is the way of women to remain at home"(60).

عورت ساٹھ (60) سال کی بھی ہو تو اس کا مزاج چھ (6) سال کی عورت کا ہے اور ہر عورت موسیقی کی رسیا ہے۔

"A women of sixty, the same as a girl of six runs to the sound of the timbrel"(61).

عورت جادوگری کی عادی ہے:

"Women are addicted to witchcruft" (62).

چار(4) باتیں عورت کے مزاج کا حصہ ہیں پیٹو ہونا، چھپ کر مردوں کی باتیں سننا، سست اور حاسد ہونا۔

"Four qualities are ascribed to women. They are gluttonous, eaves droppers, lazy and Jealous"(63).

عورت اپنے حسن کا سب سے زیادہ خیال رکھتی ہے۔

"A woman's thought is only for her beauty"(64).

تالمودی بیانات کے مطابق اگر عورت اچھا کھانا نہیں پکا سکتی یا نہیں پکاتی تو اسے طلاق دی جا سکتی ہے۔

"A woman could not act as judge or give evidence"(65).

اگر پہلی موجود بیوی سے زیادہ خوبصورت عورت مل جائے تو اس پہلی عورت کو طلاق دی جا سکتی ہے۔

"He may divorce her even if he found another woman more beautiful than she"(66).

ایک مرد جتنی شادیاں چاہے کر سکتا ہے:

"A man many as many wives as he pleases"(67).

خاندانی نظام میں ماں اور باپ میں سے زیادہ عزت و توقیر اور فرمانبرداری کا مستحق کون ہے؟ تالمود کہتی ہے کہ باپ زیادہ مستحق ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ماں عورت ہونے کے ناطے خود مرد کی تابعداری کی پابند ہے۔ اس لئے اگر ماں اور باپ دونوں بیک وقت بچے سے پینے کے لئے پانی مانگیں تو باپ کو پانی پہلے پیش کیا جانا چاہیے(68)۔

تالمود کے بیان کردہ عدالتی نظام میں عورت جج نہیں بن سکتی اور نہ گواہی دے سکتی ہے۔

"A woman could not act as judge or give evidence"(69).

عورت بیٹی کی حیثیت سے باپ کی جائیداد میں کسی متعین حصے کی حقدار نہیں ہے اس سلسلے میں تین(3) احکام ملاحظہ ہوں:

(1) بیٹا باپ کی جائیداد میں دوگنا لے گا لیکن ماں کی جائیداد سے نہیں جب کہ لڑکی کے حصے کا تعین نہیں کیا گیا اس کے لئے Maintained کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کچھ نہ کچھ دیا

جائے گا حصے کی تعیین نہیں۔

"Son and daughter are alike in the matter of inheriting except that a son takes a double share of the father's estate but not of the mother's and daughter are maintained from the father's estate but not from the mother's"(70)

ایک دوسرے مقام پر تالمود یہی بات کہتی ہے کہ بیٹا حقیقی وارث ہے جب کہ وہاں بھی بیٹی کے لئے یہی لفظ Maintained استعمال کیا گیا ہے لیکن یہ Maintinence لڑکوں کے ذریعے ہوگی۔ یہاں بھی لڑکی کے حصہ کا تعین نہیں ہے بلکہ اس کے معاش کی مناسب دیکھ بھال بیٹے پر عائد کی گئی ہے۔

'Sons inherit and the daughters are maintained by them, should the estate not bit a man died leaving sons and daughters, should estate not be considerable the daughters inherit and the sons can go and beg"(71).

عبارت مذکورہ عورت (بیٹی) کے حق میں وصیت کو بالکل ناجائز اور بیٹے کے حق میں بالکل جائز قرار دے رہی ہے تالمود وراثت کے معاملے میں بڑے بچے (بیٹے) کو زیادہ حق دیتی ہے اس زیادتی کا تعین نہیں کرتی اس کے ساتھ تالمود کسی ایسی وصیت کو جائز قرار نہیں دیتی جو کسی ایسے فرد کے بارے میں ہو جو وارث نہ بن سکتا ہو اگر وصیت کسی ایسے فرد کے بارے میں ہو جو شرعی طور پر وارث ہے تو تالمود اس وصیت کو جائز قرار دیتی ہے (72)۔ اس کے برعکس اسلام کسی ایسے فرد کے بارے میں وصیت کو جائز قرار دیتا ہے جو شرعاً وارث نہیں ہے تاہم اس وصیت کی تحدید کرتا ہے اور جس کو وراثت میں حصہ ملتا ہو اس کے لئے وصیت جائز قرار نہیں دیتا اس اصول کے تحت بھی دیکھا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ مرنے والی عورت (بیٹی) کے لئے وصیت بھی نہیں کرسکتی اس لئے کہ وہ شرعاً وارث نہیں ہے۔

جس گھر میں عورت کے یہ حقوق ہوں گے اور مرد کو یوں برتری حاصل ہوگی اس گھر میں عورت کس حد تک محفوظ ہوگی اور کتنی محترم زندگی گزار سکتی ہوگی اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

اس کے برعکس اسلام میں عورت کے حقوق دیکھئے:

(1) طلاق کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسند کیا گیا(73)۔

(2) ماں کا باپ سے تین گنا زیادہ حق بیان کیا ہے(74)۔

(3) نیک عورت کو دُنیا کی سب سے بڑی نعمت کہا گیا(75)۔

(4) عورتوں پر غیر ضروری دباؤ ڈالنے والے ناپسندیدہ لوگ ہیں عورت سے بہتر سلوک ہونا چاہیے۔(القرآن 19/4)

معاشی ارتقاء کے لئے محنت ایک مسلمہ ذریعہ آمدنی ہے۔ اور ہر معاشی ضابطہ الہامی یا غیر الہامی محنت کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتا ہے ان الہامی اور غیر الہامی ضابطوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ الہامی ضابطے محنت کے ان مخصوص تصورات کو ہی قبول کرتے ہیں جو ان کی بیان کردہ اخلاقی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہوں جب کہ غیر الہامی ضابطے محنت کا وہ تصور بیان کرتے ہیں جو اخلاقی حدود سے آزاد ہوتے ہیں الہامی ضابطوں کی دوسری خصوصیت ان کا تصور مساوات ہوتا ہے جب کہ غیر الہامی ضابطوں کے بیان کردہ محنت کے تمام تصورات طبقاتی اونچ نیچ پیدا کرتے ہیں۔ تالمود (جس کے بارے میں الہامی ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے) میں بیان کردہ محنت کے تصورات طبقاتیت پر مبنی ہیں جن میں بعض پیشے کم تر درجے کے ہیں جن کے اپنانے سے تالمود اپنے پیروکاروں کو منع کرتی ہے تالمود کے مطابق گلہ بانی، بار برداری، دکانداری اور طب کے پیشے گھٹیا پیشے ہیں۔

"A man should not teach his son to be an ass-driver. Camel driver, sailor, shepherd and shopkeeper,........ The best of physicians is destined for Gehinam"(76).

تالمود میں ایک باب "Master and work man" کے عنوان سے ہے جس میں غلاموں کے حقوق وغیرہ کی تفصیلات دی گئی ہیں اور یہودی غلام اور غیر یہودی غلام کے حقوق کا فرق بیان کیا گیا ہے ان تفصیلات کے مطابق یہودی کو غلام نہیں بنایا جا سکتا اگر وہ غلام ہو تو وہ غلام نہیں بلکہ آقا ہوتا ہے۔

"Whenever acquire a Hebrew slave acquire a master for himself"(77).

یہودی غلام سے بعض کام مثلاً درزیوں کا کام باتھ روم کی صفائی کا کام اور نانبائی کا کام نہیں لیا جا سکتا وہ مالک کے جوتے پالش نہیں کرے گا اس سے محنت دن کو لی جائے گی۔ اس کو وہی خوراک اور لباس دیا جائے گا جو مالک خود پہنتے اور کھاتے ہیں۔ چھ (6) سال خدمت کے بعد یہود خود بخود آزاد ہو جائے گا۔ ان چھ (6) سالوں میں اگر وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کی مکمل نگہداشت کی جائے گی۔ چھ (6) سال غلامی کے بعد آزاد ہونے پر اس کو 30 شیکل☆ دے کر آزاد کیا جائے گا (74) اس کے برعکس غیر یہودی غلاموں کے لئے قوانین یکسر مختلف اور اخلاق باختگی کا مظہر ہیں غیر یہودی غلام کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔ اس کو بیچا جا سکتا ہے اس کی قیمت 30 سیلا (Sella) ہو گی (78)۔ تالمود کے مطابق غیر یہودی غلام کا تمام بیماریوں سے مبرّا ہونا ضروری ہے اس کو مالک کے تمام کام کرنے ہوں گے۔

(1) اسے مالک کو جوتے پہنانے، اتارنے، اسے نہلانا، اسے کنگھا کرنا ہوگا، اسے مالش کرنا ہوگی۔

(2) وہ یہودی کمیونٹی کا حصہ نہیں ہوگا۔

(3) اسے لازمی ختنہ کرانا ہوگا ورنہ اسے مالک کو واپس بیچ دیا جائے گا۔

(4) ختنہ کرانے کے باوجود اس کے حقوق مساویانہ نہیں ہوں گے۔

(5) اس کے زخمی ہو جانے کی صورت میں علاج وغیرہ کا کوئی دعویٰ نہ ہوگا۔

(6) وہ مذہبی عبادات میں یہود کے ساتھ شریک نہ ہو سکے گا۔

(7) مر جانے کی صورت میں اس کے جنازے کو وہ آداب فراہم نہ کئے جائیں گے جو یہودی کے جنازے کو ہوتے ہیں۔

(8) اس کی مغفرت کے لئے دُعائیں نہ ہوں گی (79)۔

(9) غلام کو تاوان کا حق نہیں۔

"A Slave prefers a dissolute life with female slave"(80).

☆ شیکل (Shekels) اسرائیلی کرنسی روپیہ ہے جو 4 دینار کے برابر ہے جب کہ Sela شیکل کا 1/2 ہے۔

یہودی غلام اگر کسی غیر یہودی کو فروخت کیا جائے یا ایسے فرد کو فروحت کیا جائے جو مقدس شہر یروشلم سے باہر کا رہنے والا ہے تو غلام آزاد ہوگا۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر یہودی کو غلام فروخت نہ کیا جائے دوسرے یہ کہ یہودی کو غلام نہ بنایا جا سکے۔

تالمود باہمی اخوت ومحبت کا سبق دیتی ہے لیکن یہ اخوت ومحبت صرف اسرائیلیوں کے درمیان ہونی چاہیے اس اخوت ومحبت میں غیر اسرائیلی شامل نہیں ہے۔

"The law of love as expounded in Talmud is limited to the members of the Israelites community"(82)

تالمود جہاں ایک طرف یہودیوں کے درمیان باہمی محبت واخوت کی فضاء پیدا کرنے کے لئے مناسب احکام بیان کرتی ہے تو دوسری طرف دوسری اقوام کے خلاف حقارت ونفرت کے جذبات بھی پیدا کرتی ہے اس سلسلے میں تالمود کہتی ہے کہ تین چیزیں انسانی ذہن کو نقصان پہنچا سکتی ہیں غیر یہودی، بری خواہش اور غربت۔

عقیدۂ آخرت اور تالمود

یہودیوں کے ہاں عقیدہ آخرت بھی ملتا ہے جزاوسزا، حساب وکتاب سب کا تصور پایا جاتا ہے اور بہت حد تک اسلام کے عقیدۂ آخرت کے قریب ہے البتہ اس عقیدہ سے منسلک چند مندرجات ایسے ہیں جو آج کے عالمی معاشرے کے خطرے کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک ان کے ہاں ''نجات دہندہ کی آمد'' کا تصور ہے جو یہودی قوم کے عالمی اقتدار کو قائم کرے گا اس نجات دہندہ کو مسیح (messiah) کہا گیا ہے

"The Talmud nowhere indicates a belief in a superhuman deliver as the Messiah"

اس نجات دہندہ کے اصل نام کے بارے میں تالمود ربانیوں کے مختلف اقوال نقل کرتی ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا نام "Shiloh" ہوگا۔ بعض اس کا نام "Jinnon" بتاتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اس کو "Chaniah" کہا جائے گا اور بعض اس نجات دہندہ کو "Menachem" بتاتے ہیں (84)۔

تالمود کے مطابق یہ نجات دہندہ یہود کی دعاؤں کا نتیجہ ہوگا۔

"If Israel repented a single day, immediately would the son of David come. If Israel observed a single Sabbath properly. Immediately Would the son of David come, If Israel were to keep two Sabbaths according to law they would redeem forthwith"(85).

اس کے آنے سے اسرائیل کی معاشرتی و معاشی حالت بہت بہتر ہو جائے گی۔ یہ بہتری کس کس صورت میں آئے گی اس کی تفصیل تالمود یوں بیان کرتی ہے۔

1- جو دانہ چھ (6) ماہ میں اگتا ہے اور جو درخت سال بعد پھل دیتا ہے وہ دانہ ایک (1) ماہ بعد اور درخت دو (2) ماہ بعد پھل دے گا۔

2- سرزمین اسرائیل بہترین گندم اور بہترین کپاس کپڑوں کے لئے پیدا کرے گی۔

3- تمام برباد شہر آباد ہو جائیں گے اور زمین کا کوئی ٹکڑا بے آباد نہ ہوگا۔

4- یروشلم کا شہر نیلم کے قیمتی پتھروں سے تعمیر کیا جائے گا۔

5- یہودیت کو اتنی ترقی ہوگی کہ دیگر قومیں یہودی ہونا چاہیں گی۔

6- مسیح یہودی قبائل کی دوبارہ شیرازہ بندی کریں گے۔

7- خدا سے محبت کرنے والے اس کے دَور میں بہت محفوظ ہوں گے۔

8- وہ یروشلم پر تمام اسرائیلیوں کو اکٹھا کرے گا۔

9- وہ مردوں کو جزا دینے کے لئے دوبارہ زندہ کرے گا۔

10- وہ چالیس (40) سال اور دوسرے قول کے مطابق سو (100) سال دُنیا پر حکومت کرے گا(86)

تالمود جنت و دوزخ کا تصور بھی بیان کرتی ہے اور یہ بھی بتاتی ہے کہ جنت میں جانے والے لوگ کن خصوصیات کے حامل ہوں گے اور جہنم میں جانے والے کن خصلتوں کے مالک ہوں گے۔ اس کے مطابق جنت میں جانے والے لوگ درج ذیل خوبیوں کے مالک ہوں گے۔

1- وہ جو سرزمین اسرائیل میں رہتے ہیں اور تورات کی تعلیمات کا اہتمام کرتے ہیں۔

2- سرزمین اسرائیل میں ایک ہاتھ میں بھی چلنے والے قدم جنتی ہیں۔

3- تمام اسرائیلی جنت میں ہوں گے (87)۔

جب کہ جنت میں نہ جانے والے لوگ درج ذیل خصلتوں کے مالک ہوں گے۔

1- جو تورات کو نہیں مانتے۔

2- کوئی غیر یہودی جنت میں نہ جائے گا۔

3- غیر یہودیوں کے بچے بھی جنت میں نہ جائیں گے

4- خدا اُن تمام اقوام کو جنہوں نے اسرائیلیوں پر ظلم کیئے ہوں گے سزا دے گا (88)۔

5- خدا قیامت کے دن بنی اسرائیل کے بزرگوں کے درمیان بیٹھا ہو گا اور غیر یہودی اقوام کا حساب وکتاب لے گا خدا ایرانیوں اور رومیوں سے ان کے جرائم اور اعمال ناموں کا حساب لے گا اور یہودیوں پر کیئے گئے مظالم کے بدلے میں انہیں سزا دے گا (89)۔

6- کوئی اسرائیلی جہنم میں نہیں جائے گا اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جہنم کے دروازے پر بیٹھے ہوں گے اور کسی اسرائیلی کو جہنم میں نہ جانے دیں گے (90) ۔جہنم میں جانے والے اسرائیلیوں کو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام جہنم سے نکال لیں گے البتہ ان اسرائیلیوں کو نہیں نکالا جائے گا۔ جو کسی غیر یہودی عورت سے صحبت کر چکے ہوں گے (91)۔

مندرجہ بالا تفصیل پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل چند باتیں قابل غور ہیں:

1- موجودہ دَور کا سب سے بڑا علمی المیہ یہ ہے کہ یہودیوں کے بارے میں بہت کم لٹریچر لکھا گیا ہے اور تعلیمی اداروں اور دیگر لائبریریوں میں ان کے بارے میں بہت کم مواد پایا جاتا ہے کیا یہ محض اتفاق ہے یا کسی نادیدہ ہاتھ کی کارگزاری۔

2- کسی بھی جھوٹے مذہب کی دو (2) نشانیاں ہوتی ہیں اوّل یہ کہ ایسے مذہب والے لوگ اپنے مذہب کی تبلیغ پسند نہیں کرتے جیسا کہ ہندو اور یہودی مذہب کا خاصہ ہے۔ دوم یہ کہ ایسے

مذاہب اپنا لٹریچر عوام الناس سے چھپا کر رکھتے ہیں ان کا لٹریچر عوام اور اہل علم کی دسترس میں کم ہوتا ہے۔ احمدیت، آغا خانیت، بہائیت، اسماعیلیت کا بھی یہی خاصہ ہے۔

3- یہودی دُنیا کی ایسی قوم ہے جو خود انبیائے بنی اسرائیل کے ہاں بھی ملعون رہی ہے کوئی اسرائیلی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اس کی بدکرداریوں کی بناء پر ان پر لعنت نہ کی ہو قرآن کریم نے بھی انبیاء کی زبانی ان کے ملعون ہونے کا ذکر کیا ہے:

﴿لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان دلودوعیسی ابن مریم﴾ (القرآن:78/5) اس کی وجہ کیا ہے

4- قیام اسرائیل کے بعد پورا عالمی نظام کیوں مسلسل خلفشار کا شکار ہوتا جا رہا ہے اس میں یہودیت کا ہاتھ کس حد تک ہے۔

آخری بات جس پر مسلمانوں کو خاص طور پر غور کرنا چاہیے کہ قرآن پورے پہلے پارے میں یہود کی اس قدر کھول کر مذمت کیوں کر رہا ہے انسانیت کی ہدایت وفلاح کا کون سا پہلو اس طرز بیان میں پوشیدہ ہے۔

تالمود اور تاریخ

تالمود کی ان تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ یہودیوں کی طرح ان کی اس کتاب سے بھی ہمیشہ نفرت کی گئی ہے۔ ہر قوم نے اس کو ناپسند کیا جسٹینین اوّل 565ء نے 553 میں اس پر پابندی لگا دی۔

> "Thus Justinian, who introduced drastic legislative enactments against the Jews, was also among the first to attempt interference with the free use and spread of their literature"(92).

1244ء میں فرانس میں تالمود کی تمام کاپیاں اس وقت جلائی گئیں جب نکلس وانین Nicholas Donin نامی ربی نے عیسائیت قبول کر کے پوپ گریگوری نہم کے سامنے تالمود کی وہ تعلیمات پیش کیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی تھی۔

بارسلونا میں بھی پیبلو کرسچین (Pablo Christian) ربی نے عیسائیت قبول کی اور 1263ء میں سپین کے مشہور ربیّ (Nahmanides) جو کہ تورات کا شارح بھی تھا سے مناظرہ کیا۔ جس میں ربی مناظرہ ہار گیا اور اسے شہر بدر کر دیا گیا کرسچینیٹی نے پوپ کلینمٹ سے تالمود کی تعلیمات کے بارے میں تحقیق کے لئے ایک کمیشن قائم کرنے کا کہا جس کی رپورٹ پر بارسلونا میں تالمود پر پابندی لگا دی گئی۔

سولہویں صدی میں سری موناء میں تالمود کے بیشمار نسخے نذر آتش کئے گئے 1520ء میں پوپ نے اس کی اشاعت کی اجازت دی لیکن اس کے تیس (30) سال بعد وٹیکین کے حکم سے تالمود کے نسخے جلا دیئے گئے حتیٰ کہ 1565ء میں پوپ پائیس (Pius iv) چہارم نے تالمود کا نام لینا بھی ممنوع قرار دے دیا(93)۔

تالمود پر ہونے والی تنقید کی تفصیلات لکھنے کے بعد انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کا مقالہ نگار آخر میں لکھتا ہے:

> "These unfavorable criticisms were not all unfounded for the Talmud contains much of inferior value and bears the marks of different ages and state of thought in which it grew up"(94).

یہی وجہ ہے کہ اصل کتاب عالم لوگوں کو بہت کم فروخت کی جاتی ہے سیاست و معاش عالمی ہو یا علاقائی کو، بہتر بنانے کے لئے یہودی ذہن سمجھنا ضروری نہیں بلکہ تمام (Gentiles) وہ عیسائی ہوں یا مسلمان کو مل کر اس کا توڑ کرنا ہوگا۔ سب غیر یہودی (Gentiles) یہودیوں کے برابر ہیں وہ یورپ کے عیسائی ہیں یا مشرق کے مسلمان۔ ماضی میں یہود عیسائی تعلقات کی گواہی تاریخ کے اوراق میں آج بھی محفوظ ہیں اور آج کے دور میں مسلم یہود تعلقات سب کے سامنے ہیں۔ جس فلسطین میں روم کے عیسائی حکمرانوں نے یہود کا داخلہ بند کر رکھا تھا آج اس فلسطین پر عیسائی حکمرانوں نے یہود کا سیاسی قبضہ کرایا ہے تو عیسائیت کی مذہبی قیادت نے اس قبضہ کو تسلیم کر کے اس کو مذہبی سند بھی عطا کر دی۔ جب کہ دونوں اقوام (مسلمان اور عیسائی) کا مذہبی لٹریچر بھی یہودی قوم کی مذمت پر یک زبان ہے۔ خداوند یسوع کے حوالے سے بنی نوع انسانیت کی خدمت کرنے والے وٹیکین کو بنی نوع انسانیت کو موجودہ صیہونیت کے عذاب سے بچانے کے لئے خداوند یسوع کا خون معاف کرنے کے 1965ء کے فیصلے کو واپس لینا ہوگا ورنہ انسانیت کے لئے مزید مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان مذہبی نظریات کی حامل قوم

بنی نوع انسان کی کبھی خیر خواہ نہیں ہوسکتی۔ حقیقت یہ کہ موجودہ دَور کے اسرائیلی یہودی انبیاء بنی اسرائیل کی اولاد ہی نہیں ہیں نقل مکانی (Diaspora) کے دو ہزار سال کے طویل عرصہ میں جب یہ مختلف ممالک میں پھیلا چکے تھے یہ کیونکر باقی رہ گئے ان کا مذہبی لٹریچر ان کی قومی زبان ان کا تمدن یہودیوں والا نہیں ہے ان کی تورات صدیاں ہوئی گم ہوچکی ہے ان کی زبان عبرانی ماضی کا قصہ پارینہ بن چکی ہے ان کی موجودہ عربی زبان ماضی کی عبرانی قطعی مختلف ہے ماضی کی عبرانی حرف علت سے خالی تھی اعراب سے مبرا تھی متن کے الفاظ آپس میں جوڑے ہوئے ہوتے تھے جب کہ موجودہ عبرانی ان تینوں خصوصیات سے خالی ہے۔ رہی تمدن کی بات موجودہ اسرائیل کا تمدن کسی بھی لحاظ سے مذہبی قوم کا تمدن نہیں ہے۔ موجودہ اسرائیل کے بارے میں ''عہد نامہ جدید'' کے جز ''یوحنا عارف کا مکاشفہ'' (Revelation) کی یہ عبارت قابل غور ہے کیتھولک بائبل کے الفاظ یوں ہیں:

"Behold, I will make these of the Assembly of Satan who claim to be Jews and or not but or lying, behold I will make them come and fall prostrate at your feet"(95).

یادرہے کہ عبارت کے مذکورہ بالا اُن مکاشفات کا ایک معمولی جز جو خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر القاء کئے تھے اس بارے میں جز کا پہلا جملہ یوں ہے:

"The Revelation of Jews Christ which God gave to him, to show his servent what must happen soon"(96).

کیا ویٹیکن کے واجب الاحترام یہ بتائیں گے کہ مذکورہ مکاشفہ سے مراد اگر موجودہ دَور کے اسرائیل کے یہودی نہیں تو اور کون تھے یا ہیں؟

حواشی وتعلیقات

(1) P, 63 "Jewish History, Jewish Religon" Professor 'Israel Shahak down loaded, website. www.abbe.nt/historia.shahak/english.htm

(2) P,120 "Ibid"

(3) P,121 "Ibid"

(4) P,121 "Ibid"

(5) P,121 "Ibid"

(6) "The Synagove of Statan 'Andre. Covington, Hitchcocks" ترجمہ شیطانی کنیسہ" مترجم طارق اسمٰعیل ساگر P,34، طاہر سنز پبلشرز 40 بی، اُردو بازار، لاہور۔

(7) ہفت روزہ، ندائے ملت، لاہور 9 تا 15 راکتوبر 2008ء مضمون، امریکہ تاریخ کے بدترین مالیاتی بحران کی زد میں "، مضمون نگار اختر علی

(8) "Clash of Civilzation" Semoil Watington ترجمہ تہذیبوں کا تصادم، مترجم عبدالحمید طاہر، نگارشات مزنگ لاہور۔

(9) "Everyman's Talmud 'Abrahem Cohen".

(10) P,141 "Ibid"

(11) P, "Ibid"

(12) P,142 "Ibid"

(13) P,141 "Ibid"

(14) بٹ، محمد احسن۔ جدید اسرائیل کی تاریخ، ص 265، دارالشعور 42، مزنگ روڈ، بک اسٹریٹ، لاہور۔

(15) every man's Talumud, P, 141

(16) P,XXXV, Ibid

(17) P,XXXV, Ibid

P,XLIV, Ibid (18)

P,L, Ibid (19)

P, 147, Ibid (20)

Catholic bible, P, 1823 (21)

"Every man's Talmud" P, 149 (22)

P, 150, Ibid (23)

P, 129, Ibid (24)

Preface, P,XLIX, Ibid (25)

P, 14, Ibid (26)

P, 19, Ibid (27)

P, 22, Ibid (28)

P, 25, Ibid (29)

P, 37, Ibid (30)

P, 49, Ibid (31)

P, 49, Ibid (32)

P, 50, Ibid (33)

P, 50, Ibid (34)

P, 53, Ibid (35)

P, 53, Ibid (36)

P, 55, Ibid (37)

P, 121, Ibid (38)

P, 122, Ibid (39)

P, 122, Ibid (40)

P, 124, Ibid (41)

P, 124, Ibid (42)

P, 25, Ibid (43)

P, 59, Ibid (44)

P, 59, Ibid (45)

P, 60, Ibid (46)

P, 61, Ibid (47)

P, 61, Ibid (48)

P, 60, Ibid (49)

P, 355, Ibid (50)

P, 99, Ibid (51)

P, 66, Ibid (52)

P, 66, Ibid (53)

P, 81, Ibid (54)

P, 209, Ibid (55)

P, 162, Ibid (56)

P, 162, Ibid (57)

P, 159, Ibid (58)

P, 48, Ibid (59)

P, 161, Ibid (60)

P, 161, Ibid (61)

P, 161, Ibid (62)

P, 160, Ibid (63)

P, 161, Ibid (64)

P, 167, Ibid (65)

P, 167, Ibid (66)

P, 166, Ibid (67)

P, 181, Ibid (68)

P, 305, Ibid70 (69)

P, 343, Ibid (70)

P, 345, Ibid (71)

P, 344, Ibid (72)

(73) ابوداؤد سلیمان بن اشعث، امام 275ھ السنن لابی داؤد کتاب الطلاق'' حدیث 2178، الکتب السنۃ، دار السلام النشر والتوزیع الریاض

(74) البخاری، محمد بن اسمٰعیل البخاری (256ھ) ''الجامع الصحیح'' باب من احق الناس بحسن الصحبۃ، حدیث نمبر 5971 المملکۃ السعودیۃ العربیۃ

(75) ابن ماجہ، محمد بن یزید، امام (273ھ) السنن لابن ماجہ، باب فضل النساء، حدیث نمبر 1855

P, 195 Ibid (76)

P, 199 Ibid (77)

P, 203, 77, Ibid (78)

Summarized from P, 200 to 202, Ibid (79)

P, 203, Ibid (80)

P, 203, Ibid (81)

P, 213, Ibid (82)

P, 260, Ibid (83)

P, 347, Ibid (84)

P, 352, Ibid (85)

Summerised form P, 352....356, Ibid (86)

P, 368, Ibid (87)

P, 370, Ibid (88)

P, 372, Ibid (89)

P, 381, Ibid (90)

P, 382, Ibid (91)

(92) Article, Talmud, 185/12 "Encyclopedia of Religion and ethics Edinburgh. Tand Clark 38 George Street, New York, First Edition

186/12 Ibid (93)

187/12 Ibid (94)

9/3 "Revelation" "New Testament" "The Catholic Bible" (95)

1/1, Ibid (96)

بلوچی ثقافت پر مختلف مذاہب اور تہذیبوں کے اثرات

* ذوالفقار علی قیصرانی

* ڈاکٹر نورالدین جامی

لفظ بلوچ کے معنی ومفہوم

فارسی کی لغت ''برہان قاطع'' میں لفظ بلوچ کے درج ذیل معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ''مرغ کی کلغی'' تاج یا ایک خاص غیر متمدن لوگوں کا نام جو'' کرمان'' کی سرحد پر پہاڑوں میں مقیم ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ حجازی عربوں کی نسل سے ہیں اور ان کا پیشہ لڑائی بھڑائی اور خون ریزی ہے'' (1)۔

ایک دوسری لغت ''فرہنگ سروری'' میں یہ الفاظ رقم ہیں:

''بلوچ وہ لوگ ہیں جو صحرا میں رہتے ہیں اور قافلوں کو لوٹتے ہیں جنگجو اور اچھے تیر انداز ہوتے ہیں انہیں کوچ و بلوچ کہتے ہیں'' (2)۔

رائے بہادر ہتورام لکھتے ہیں:

''وجہ تسمیہ لفظ بلوچ کی مردم رند سکنائے بلوچستان یہ کہتے ہیں کہ بعد غدر امام حسین رضی اللہ عنہ جس وقت میر احمد مدینہ سے کوچ کر کے کوہستان و دامان حلب میں آیا اور سکونت خود بمقام بروہ اختیار کی اس واسطے بہروچ ان کی قوم مشہور ہوگئی پھر رفتہ رفتہ بہروچ سے ''بلوچ'' مشہور ہوئی'' (3)۔

خود رائے بہادر ہتورام کی رائے یہ ہے کہ:

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج، ڈیرہ غازی خان۔

* پروفیسر، شعبہ اسلامیات، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

''زبان حلبی میں بلوچ بادیہ نشن کو کہتے ہیں جو لوگ ہمیشہ صحرا اور دامن کوہستان میں خانہ بدوش رہنے والے ہوں ان کو بلوچ کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ کسی خاص قوم سے متعلق نہیں تھا۔ بہت مختلف قوموں پر یہ لفظ مستعمل ہوتا رہا۔ اب بھی چند مختلف قومیں اس بلوچستان میں ایسی رہتی ہیں جن کا نسب نامہ ایک دوسرے سے مختلف ہے لیکن تمام قوم بلوچ کہلاتے ہیں''(4)۔

سردار خان بلوچ اپنی کتاب "History of Baloch Race & Balochistan" میں لفظ بلوچ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"The name Baluch has come to us after going through several changes both in pronunciation and script. The old kushite form had been "Baaloth or Bealoth. The Assyrian, Babylonian or Kaldian wrote and pronounced it as 'Belus or Baalos. The medieval Arabs termed it as "Balos or Balaj" and the persian name had been "Baluch"(5).

یعنی لفظ بلوچ تلفظ اور تحریر کی مختلف تبدیلیوں کے مراحل طے کرنے کے بعد ہم تک پہنچا ہے۔ قدیم کوش رسم الخط ''بعلوث'' یا ''بیلوث'' تھا۔ اسیریا، بابل اور کلدانی عوام نے اپنی تحریروں میں ''بیلوس'' یا ''بعلوس'' لکھا۔ قرون وسطیٰ کے عربوں نے ''بلوص'' یا ''بلوچ'' اور اہل فارس نے اسے ''بلوچ'' سے موسوم کیا ہے''۔

یہ نظریہ سب سے پہلے انگریز محقق سر ایچ راؤلنسن نے پیش کیا چنانچہ مسٹر راؤلنسن کی رائے میں:

''نام ''بلوچ'' بیلوس سے نکلا ہے۔ بیلوس بابل کے بادشاہ اور کلدانی سلطنت کے بانی مبانی تھے جن کا نمرود بن کوش کے نام سے مقدس حکم نامہ میں ذکر کیا گیا ہے''(6)۔

جسٹس خدا بخش مری لفظ بلوچ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''ہر قوم، ہر قبیلہ، ہر شہر اپنے دیوتا، اپنے اپنے خدا بال کی پرستش کرتا تھا۔ انہیں ایک دوسرے سے ممیز کرنے کے لئے مختلف خطابات سے نوازا جاتا تھا۔ کلدانیوں کا دیوتا